خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

16/11/2026

زہریلی اسموگ مسلمانوں کی نگہداشت (رعایۃ) اور حکمرانوں کے محاسبے کا معاملہ ہے

ڈان نے 12 نومبر کو رپورٹ کیا کہ ''اسموگ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ سائنس، ماحولیات اور صحتِ عامہ سے متعلق ایک چیلنج ہے،'' سینئر وزیر مریم اورنگزیب نے بدھ کے روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب لاہور، ملتان اور صوبے کے دیگر بڑے شہر اور قصبے بدستور اسموگ کی گہری تہہ میں ڈھکے ہوئے تھے۔

https://www.dawn.com/news/2043912/punjab-govt-insists-smog-not-a-political-issue-as-lahore-new-delhi-gasp-for-air

پاکستان میں مضرِ صحت فضائی آلودگی اب ایک مستقل مسئلہ بن چکی ہے۔ اس کی سال بھر جاری رہنے والی وجوہات میں گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں اور صنعتی آلودگی شامل ہیں، جبکہ موسمی وجوہات میں اپریل اور مئی میں گندم کی کٹائی اور اکتوبر اور نومبر میں چاول کی فصل کی کٹائی کے بعد باقیات جلانا شامل ہے۔ سرد موسم میں درجۂ حرارت کے الٹاؤ (Temperature Inversion) کے باعث آلودہ ہوا فضا میں پھنس جاتی ہے، جس سے اسموگ پیدا ہوتی ہے۔ اسموگ سے سانس لینے میں دشواری بڑھ جاتی ہے اور مریضوں سے اسپتال بھر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ متعدد بیماریوں کی علامات کو بھی مزید شدید کر دیتی ہے۔

پاکستان کے حکمران اس متوقع اور ہر سال آنے والے بحران کو حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، کیونکہ پاکستان میں ریاست نگہداشت (رعایۃ) کی ریاست نہیں، بلکہ ٹیکس وصولی (جبایۃ) کی ریاست ہے۔ ٹیکس کی مجموعی آمدنی کا نصف سے زیادہ حصہ نگہداشت پر خرچ کرنے کے بجائے سود کی ادائیگیوں پر صرف کر دیا جاتا ہے، حالانکہ نگہداشت شریعت کی رو سے ایک فرض ہے اور سود حرام ہے۔ حکمران ملک کے وسائل کو نگہداشت کے لیے بروئے کار لانے کے بجائے امریکی کمپنیوں کے لیے ان وسائل کے استحصال کے دروازے بھی کھولتے ہیں۔ مزید برآں، حکمران اور سرکاری اہلکار ان کے سپرد کیے گئے وسائل میں خیانت کرتے اور انہیں ناجائز طور پر ہڑپ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مسؤولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» ''امام لوگوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے'' [بخاری و مسلم]۔ اسموگ کے بحران پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ سود کی ادائیگیاں بند کی جائیں، وسائل کے استحصال کو روکا جائے، حکمرانوں اور سرکاری اہلکاروں کی ناجائز طور پر ہتھیائی گئی دولت واپس لی جائے، گاڑیوں سے خارج ہونے والی آلودگی میں کمی کے لیے بہترین عوامی ٹرانسپورٹ کا نظام قائم کیا جائے، رہائشی علاقوں سے دور صنعتی پارک تعمیر کیے جائیں، ہر علاقے میں معیاری تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ لوگوں کو طویل اور غیر ضروری سفر نہ کرنا پڑے، ایسی زرعی مشینری مہیا کی جائے جس کے استعمال سے فصلوں کی باقیات جلانے کی ضرورت پیش نہ آئے، اور صاف توانائی کے ذرائع تلاش کیے جائیں۔ یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیا میں نگہداشت کے لیے شریعت کے مطابق حکمرانی کا نظام قائم کریں، تاکہ آخرت میں بھی اجر کے مستحق ہوں۔

اسلام میں قانون سازی کا حتمی اختیار صرف اللہ ﷻ کو حاصل ہے، جبکہ جمہوریت قانون سازی کا اختیار قومی اسمبلی کو سونپتی ہے

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (APP) نے 9 نومبر کو رپورٹ کیا کہ ''وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے پیر کے روز قومی شاعر اور مفکر علامہ محمد اقبال کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو ان کی تعلیمات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اپنانے کی ضرورت ہے۔''

https://www.app.com.pk/national/interior-minister-pays-tribute-to-allama-iqbal-on-his-149th-birth-anniversary/

علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے مغربی تہذیبی اثرات کے خاتمے، دین کے قیام اور خلافت کی اہمیت پر زور دیا تھا۔ اس کے برعکس، مسلم حکمران مغربی سرمایہ دارانہ نظام اور استعمار کی پالیسیوں کو نافذ کر رہے ہیں، جبکہ مسلمانوں کے دین کے خلاف جنگ چھیڑے ہوئے ہیں اور خلافت کے قیام کا مطالبہ کرنے والوں کو بے رحمی سے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ تاہم، ایک ایسے وقت میں جب عالمِ اسلام میں اسلام کے نفاذ کا مطالبہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے، مسلم حکمران یہ دعویٰ کرکے اپنی حکمرانی کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بھی مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں اسلام چاہتے ہیں۔

پاکستان کے حکمران کبھی بھی دینِ اسلام کو نافذ نہیں کریں گے، کیونکہ اس کی بنیادی وجہ عالمِ اسلام میں رائج نظامِ حکمرانی کی اساس ہے۔ اسلام میں قانون سازی کا حتمی اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، یعنی صرف وہی یہ طے کرتا ہے کہ کون سا کام حلال ہے اور کون سا حرام۔ اس کے برعکس، جمہوریت میں قانون سازی کا اختیار قومی اسمبلی کو دے دیا جاتا ہے، چنانچہ اسمبلی ان چیزوں کو ممنوع قرار دیتی ہے جنہیں اللہ ﷻ نے فرض کیا ہے، اور ان چیزوں کو لازم قرار دیتی ہے جنہیں اللہ ﷻ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٖ وَلَا مُؤۡمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمۡرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلۡخِيَرَةُ مِنۡ أَمۡرِهِمۡۗ﴾ ''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر انہیں اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے'' [الاحزاب: 36]۔ اللہ ﷻ نے مزید فرمایا: ﴿فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ﴾ ''پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی طریقہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی زیادہ اچھا ہے'' [النساء: 59]۔

بنگلہ دیش کو دو جماعتی جمہوریت، اس کے تحت نافذ ہونے والے سرمایہ دارانہ اور استعماری نظام سے نجات کی ضرورت ہے

8 نومبر 2026ء کو روزنامہ پروتھوم آلو (Prothom Alo) نے رپورٹ کیا: ''جو لوگ اگلے دسمبر میں عوامی لیگ کی واپسی کی بات کر رہے ہیں، ان کا بنگلہ دیش سے کوئی تعلق نہیں،'' یہ بات وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ و منصوبہ بندی، پروفیسر راشد المہمد تیتومیر (Rashed Al Mahmud Titumir) نے کہی۔ پروفیسر تیتومیر نے 2024ء میں عوامِ بنگلہ دیش کی جانب سے عوامی لیگ کی حکومت کے خاتمے کو ملک کی فتح قرار دیا۔

https://en.prothomalo.com/bangladesh/873m15g1eo

عوامی لیگ کی حکومت کے خاتمے سے بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی زندگیوں میں کوئی نمایاں اور مثبت تبدیلی نہیں آئی۔ بنگلہ دیش کو دراصل اُس نظام سے نجات کی ضرورت ہے جس کی وکالت وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ و منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام نے دولت کا ایک بہت بڑا حصہ حکمران طبقوں کے ہاتھوں میں مرتکز کر دیا ہے، جبکہ عوام کی بھاری اکثریت مسلسل بڑھتی ہوئی غربت کا شکار ہے۔ معاشی استعماریت نے بنگلہ دیش کے وسائل اور منڈیوں کو صنعتی ترقی یافتہ ممالک کی بڑی طاقتوں کے لیے پوری طرح کھول رکھا ہے، جس کے باعث بنگلہ دیش اپنی معیشت کی بنیادی اور انقلابی بحالی سے محروم ہے۔

بنگلہ دیش میں دو جماعتی جمہوریت اُس نظام کی حقیقت کو تبدیل نہیں کرتی جسے پسِ پردہ ریاستی طاقت (Deep State) نافذ کرتی ہے۔ یہی صورتِ حال امریکہ اور برطانیہ سمیت ہر دو جماعتی جمہوریت میں پائی جاتی ہے۔ حکمران چہرے بدلتے رہتے ہیں، لیکن تمام اہم قوانین اور پالیسیاں جوں کی توں برقرار رہتی ہیں۔ دو جماعتی جمہوریت عوام کو انتخاب کا محض ایک فریب دیتی ہے اور ان کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور غم و غصے کے اظہار کے لیے ایک راستہ فراہم کرتی ہے۔

مزید برآں، امریکہ مسلم دنیا میں دو جماعتی جمہوریت کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا ہے تاکہ مسلمان حقیقی متبادل کی طرف نہ بڑھ سکیں، یعنی سرمایہ دارانہ اور استعماری نظام کا خاتمہ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نازل کردہ شرعی قوانین کا نفاذ۔ واشنگٹن شام میں بشار الاسد کی مثال سے مسلم دنیا میں یک جماعتی حکمرانی کے خطرے سے بخوبی واقف ہے، جس کے نتیجے میں اسلامی نظامِ حکمرانی کے مطالبے پر مبنی ایک عوامی تحریک نے جنم لیا۔

اے بنگلہ دیش کے مسلمانو!

عوامی لیگ کی حکومت کا خاتمہ تمہاری آزادی کی جدوجہد کا نقطۂ آغاز تھا، اس کا اختتام نہیں۔ تمہیں اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھنی ہوگی جب تک کفر کے قوانین اور پالیسیاں ختم نہیں کر دی جاتیں اور ایک خلیفۂ راشد مقرر نہیں کر دیا جاتا، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات اور ممنوعات کے مطابق تم پر حکمرانی کرے۔

شریعتِ اسلامی میں ذمی (غیر مسلم شہری) کے حقوق ہی حقیقی اور منصفانہ سرپرستی کی بنیاد ہیں

8 اکتوبر 2026ء کو روزنامہ ڈان نے خبر دی کہ: "وزیراعظم شہباز شریف اور صدر آصف علی زرداری نے دیوالی کے موقع پر پاکستان اور دنیا بھر کی ہندو برادری کو مبارک باد پیش کی اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔"

https://www.dawn.com/news/2043038/president-zardari-pm-shehbaz-wish-hindu-community-on-diwali-reaffirm-commitment-to-minority-rights

مسلمانوں کے حکمران غیر مسلموں سے اس انداز میں مخاطب ہوتے ہیں گویا وہ ان کے حقوق کے محافظ اور سرپرست ہوں۔ حالانکہ جس سرمایہ دارانہ نظام کو وہ نافذ کرتے ہیں، اسی کے باعث مسلمان اور غیر مسلم دونوں غربت اور عدم تحفظ کی صورت میں شدید مشکلات کا شکار ہیں۔

شریعتِ اسلامی کے تحت مسلمان اور ذمی (غیر مسلم شہری) صدیوں تک خوشحالی اور امن و امان کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ اسلام نے خلافت کے غیر مسلم شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کی مکمل ضمانت دی اور ان کے انفرادی مذہبی معاملات میں کسی قسم کے جبر و اکراہ سے منع کیا۔

اللہ کی تلوار، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب جنوبی عراق کا شہر حیرہ فتح کیا تو اس کے فوراً بعد انہوں نے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا، جس میں بتایا کہ انہوں نے جزیہ نافذ کیا ہے، لیکن غریب، بوڑھے اور معذور غیر مسلموں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ انہوں نے لکھا: طُرِحَتْ جزيتُه وعيلَ من بيت مال المسلمين وعياله "اس کا جزیہ معاف کر دیا گیا اور اسے اور اس کے اہل و عیال کو مسلمانوں کے بیت المال سے کفالت فراہم کی جائے گی۔"

آج جب دنیا بھر میں لوگوں کو ان کے مذہب کی بنیاد پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، تو زمین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کے نفاذ کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

2 اگست 1492ء کی نصف شب کو کولمبس کا بحری بیڑا نسبتاً غیر معروف بندرگاہ پالوس (Palos) سے روانہ ہوا، کیونکہ کاڈیز (Cadiz) اور سیویل (Seville) کی بندرگاہوں کے بحری راستے ان سفاردی یہودیوں سے بھرے ہوئے تھے جنہیں اسپین کی ملکہ ازابیلا اور بادشاہ فرڈیننڈ کے شاہی فرمان کے تحت ملک بدر کیا جا رہا تھا۔ یہودیوں کو مجبور کیا گیا تھا کہ یا تو عیسائیت قبول کریں یا اپنی جائیدادیں چھوڑ کر ملک سے نکل جائیں۔ اسپین سے یہودیوں کی اس ظالمانہ بے دخلی کی خبر ملنے پر خلیفہ سلطان بایزید دوم نے خلافت کا بحری بیڑا روانہ کیا تاکہ یہودیوں کو بحفاظت خلافت کی سرزمینوں تک پہنچایا جا سکے۔ ان میں زیادہ تر کو تھیسالونیکی (Thessaloniki) اور ازمیر (İzmir)کے شہروں میں آباد کیا گیا۔ اس موقع پر سلطان بایزید دوم نے کہا: "تم فرڈیننڈ کو دانشمند کہتے ہو؟ وہ تو ایسا شخص ہے جس نے اپنے ہی ملک کو غریب اور میرے ملک کو خوشحال کر دیا"!

ایران امریکہ جنگ نے واضح کر دیا ہے کہ امریکہ کے پاس پاکستان میں قائم ہونے والی خلافت کے خلاف آپشن محدود ہونگے

6 نومبر 2026ء کو امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان، تھامس 'ٹومی' پیگوٹ (Thomas 'Tommy' Pigott) نے کہا: ''امریکہ آج ڈیجیٹل اثاثوں کی خدمات فراہم کرنے والے آٹھ اداروں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے، جو ایرانی حکومت کو پابندیوں سے بچنے اور دہشت گردی کی مالی معاونت کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔''

https://www.state.gov/releases/office-of-the-spokesman/2026/11/u-s-sanctions-cripple-financial-networks-sustaining-the-iranian-regime

ٹرمپ ابھی تک اپنے ہی پیدا کردہ دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور ایک بار پھر امریکہ کے اسی پرانے حربے، یعنی معاشی پابندیوں، کا سہارا لے رہا ہے، جسے اس مرتبہ ''آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ Operation Economic) '' (Outcastکا نام دیا گیا ہے۔ ٹرمپ کی غلط حکمتِ عملی کی بھاری مالی قیمت اپنی جگہ، اس کے ساتھ اسے اندرونِ ملک سیاسی نقصان کا بھی سامنا ہے، جہاں وسط مدتی انتخابات mid term elections میں حزبِ اختلاف کے ہاتھوں شکست کا خدشہ ہے۔ جبکہ بیرونی محاذ پر امریکی قوت کے اظہار اور اس کی دھاک کو پہنچنے والا نقصان بھی ایک بڑا سیاسی نقصان ہے۔

تاہم، ایران کی قیادت امریکہ کی اس واضح کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ افسوس ناک طور پر، وہ اب بھی فرقہ واریت اور قوم پرستی کے نقطۂ نظر سے مضبوطی کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے، جو اسے پوری امتِ مسلمہ کو متحرک کرنے سے روکتے ہے۔ لہٰذا جرات مندانہ اور پیش قدمی پر مبنی اقدامات اٹھانے کے بجائے، ایران کی قیادت محض محدود اور جوابی اقدامات تک سمٹ کر رہ گئی ہے، مثلاً ٹرمپ کی جانب سے جوہری حملے کی دھمکیوں کے پیشِ نظر عوام میں آیوڈین کی گولیاں تقسیم کرنا۔

پاکستان کے مسلمان امریکہ کے خلاف حالات کا پانسہ پلٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے اور اس کے پاس دشمن کو روکنے کی خاطر خواہ دفاعی صلاحیت موجود ہے۔ اس کے فکری ماحول میں شریعت کے اندر خلافت کی مرکزی حیثیت سے گہری وابستگی پائی جاتی ہے۔ اس وابستگی کا اظہار اس کے عظیم بیٹوں اور بیٹیوں کے اقوال و اعمال سے ہوتا ہے، جن میں علامہ اقبال، بی اماں (آبادی بانو بیگم) اور ان کے صاحبزادے شوکت علی جوہر اور محمد علی جوہر شامل ہیں۔ یہ وہ عظیم شخصیات ہیں جنہوں نے رجب 1342ھ، مارچ 1924ء میں خلافت کی تباہی کے وقت اپنے قول و عمل سے اس کی اہمیت اور مرکزی حیثیت کو اجاگر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان کی موجودہ قیادت یہ تبدیلی نہیں لا سکتی۔ یہ قیادت تو محض ٹرمپ کی پیغام رسانی اور اس کے کرائے کے فوجی وفد بن کر ایران کے مسلمانوں کو امریکی بالادستی کے سامنے جھکنے پر مجبور کرتے نظر آتی ہے۔

لہٰذا پاکستان کے مسلمان اپنی مسلح افواج کو حکم دیں کہ وہ غدار قیادت کو اقتدار سے بے دخل کریں اور خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے اپنی نصرت (عسکری مدد) فراہم کریں۔

مسلم دنیا میں تجارتی خسارے کے منفی اثرات کا حل اتحاد اور مشین سازی کی صنعت کے قیام میں ہے

اخبار بزنس ریکارڈر نے 6 نومبر کو رپورٹ کیا کہ: "پاکستان کا تجارتی خسارہ اکتوبر 2026ء میں گزشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں تقریباً 20 فیصد اضافے کے ساتھ 3.88 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جیسا کہ پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس (PBS) کی جانب سے جمعہ کے روز جاری کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔"

https://www.brecorder.com/news/40447756/pakistans-trade-deficit-surges-20-yoy-to-39bn-in-october-2026

پاکستان کے قیام کو تقریباً آٹھ دہائیاں گزرنے کے باوجود، ملک اب بھی ایندھن اور مشینری کی ضروریات کے لیے بڑی حد تک درآمدات پر انحصار کرتا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات درآمدی بل کا ایک بڑا حصہ ہیں، جس سے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کی درآمدات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

تجارتی خسارے کے مختصر ادوار کو برداشت کرنا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ یہ بعض اوقات اہم اقتصادی ترقی کی مثبت علامت بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور

پر، کسی ایسی ریاست میں مشین سازی کی صنعت کا ابھرنا جسے پہلے صنعتی طور پر غیر ترقی یافتہ رکھا گیا ہو، ابتدا میں تجارتی خسارے کا سبب بن سکتا ہے۔ تاہم، کئی دہائیوں تک مسلسل تجارتی خسارہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ریاست کی معیشت میں بنیادی نوعیت کی ساختی کمزوری موجود ہے، جو ایک بہت بڑا تزویراتی نقصان (Strategic Liability)ہے۔

مسلم دنیا میں اسلام کے نفاذ سے اس کی حقیقی معاشی صلاحیتیں بروئے کار آئیں گی۔

مسلمانوں کی موجودہ ریاستوں کی وحدت ان کے وسائل کو یکجا کر دے گی، جس سے ایک خطے کی طاقت دوسرے خطے کی کمزوری کا ازالہ کر سکے گی۔ چنانچہ خلیجی خطہ پاکستان کی جوہری دفاعی چھتری سے فائدہ اٹھا سکے گا، جو امریکی صلیبی قوتوں اور یہودی وجود کے خلاف تحفظ فراہم کرے گی، جبکہ پاکستان خلیج کے ایندھن کے ذخائر سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ وحدت کے بعد ایندھن کی درآمدات کے بل کا کوئی تصور باقی نہیں رہے گا، کیونکہ ایندھن ایک داخلی وسیلہ بن جائے گا، جسے مختلف خطوں کے درمیان مشترکہ طور پر استعمال کیا جائے گا۔

مسلمانوں کی سرزمین میں صنعت و پیداوار قائم کرنے کی نبوی سنت پر عمل درآمد، مسلم دنیا کو استعماری قوتوں کی جانب سے غیر صنعتی بنانے کی پالیسی کے نقصانات سے نجات دلائے گا۔ پاکستان کے مسلمان جوہری ہتھیار بنانے کی صلاحیت اور ذہانت رکھتے ہیں، لہٰذا وہ مختصر عرصے میں مشین سازی کی صنعت بھی قائم کر سکتے ہیں۔

پس، اے وہ لوگو جو اللہ ﷻ کی رضا کے حصول کے لیے نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہو! مسلم دنیا میں شرعی حکمرانی کے قیام کے لیے جدوجہد کرو۔ پس، اے بھائیو اور بہنو! اللہ ﷻ کی خوشنودی، اس کی مغفرت، جنت، فتح اور دونوں جہانوں کی کامیابی کے حصول کے لیے تیزی سے آگے بڑھو:

﴿وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾ ”اور اسی چیز میں رغبت رکھنے والوں کو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔“ [سورة المطففين: 26]

کرائے کی ’’ڈالر فوج‘‘ کے خاتمے اور اسلامی مسلح افواج کے قیام کا شرعی طریقہ

6 نومبر 2026ء کو روزنامہ ڈان نے رپورٹ کیا: ’’پاکستان نے سعودی عرب سے 3 ارب ڈالر کی رقم کی مدت میں توسیع حاصل کر لی ہے، جبکہ امریکہ کی جانب سے مجوزہ 10 ارب ڈالر کی مالی معاونت کی سہولت کے امکانات بظاہر کم ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ بدھ کے روز پارلیمنٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیرِ خزانہ محمد اورنگزیب نے تصدیق کی کہ ریاض نے رواں سال اپریل میں فراہم کیے گئے 3 ارب ڈالر کے قرض کی مدت میں توسیع کر دی ہے۔ یہ رقم متحدہ عرب امارات کو 3.5 ارب ڈالر کی ادائیگیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مالی خسارے کو پورا کرنے کے لیے فراہم کی گئی تھی۔‘‘

https://www.dawn.com/news/2042213

پاکستان کے حکمران مسلسل اس بات کی یاد دہانی کراتے رہتے ہیں کہ انہیں ڈالرز کی ضرورت ہے، اور اسی لیے انہیں پاکستان کی مسلح افواج کو امریکہ کے مفادات کے مطابق تعینات کرنا پڑتا ہے، جس میں عالمِ اسلام میں امریکہ کے دیگر مغربی ایجنٹوں کی معاونت بھی شامل ہے۔ یوں حکمران پاکستان کے فوجی جوانوں کو فوجی استعمار کا غلام بنا دیتے ہیں، جو ڈالرز کے عوض مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہیں، یا پھر ڈالرز ہی کی خاطر یہودی وجود، ہندو ریاست اور امریکی صلیبیوں کے خلاف لڑنے سے گریز کرتے ہیں۔

کرائے کی ’’ڈالر فوج‘‘ کے خاتمے کا شرعی طریقہ عالمِ اسلام میں شریعت کے مکمل نفاذ میں ہے۔ شریعت سونے اور چاندی کی بنیاد پر کرنسی جاری کرنے کا حکم دیتی ہے، جس سے بین الاقوامی تجارت میں ڈالر پر انحصار ختم ہو جائے گا۔ شریعت سود (ربا) کو حرام قرار دیتی ہے، جس سے قومی قرضوں کی کبھی نہ ختم ہونے والی دلدل کا خاتمہ ہو گا۔ شریعت بدعنوان حکمرانوں اور سرکاری عہدیداروں سے مالِ غلول (ناجائز طور پر ہتھیایا گیا مال) ضبط کرنے کا تقاضا کرتی ہے، تاکہ قرضوں کی اصل رقم کی ادائیگی کی جا سکے۔ شریعت عالمِ اسلام کو ایک ریاست میں متحد کرنے کا تقاضا کرتی ہے، تاکہ تمام وسائل یکجا کیے جا سکیں اور اس عمل کا خاتمہ ہو کہ مسلمان ریاستیں فوجی دستے فراہم کرنے کے عوض دوسری مسلمان ریاستوں سے قرض لیتی رہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اپنی مسلح افواج کو دنیا میں رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچاؤ!

اپنے مسلح افواج میں موجود بیٹوں، بھائیوں اور باپوں کو ہدایت دو کہ وہ پاکستان کے نااہل، کم ظرف اور گھٹیا حکمرانوں، یعنی رُوَیبِضَہ کو اقتدار سے ہٹائیں اور شریعت کے مطابق حکمرانی قائم کرتے ہوئے منہاجِ نبوت پر خلافتِ راشدہ قائم کریں۔ انہیں ہدایت دو کہ وہ بلا تاخیر حزب التحریر کو اپنی نصرت (عسکری حمایت) فراہم کریں۔